## ×

## 12733 \_ عمدا اسقاط حمل كراني والي پركيا واجب سوتا سي

## سوال

آپ سے میری گزارش ہیے کہ میرمے سوال کا جواب ضروردیں ، میں اللہ تعالی کے سامنے توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی جاننا چاہتاہوں کہ :

کیا جس عورت نیے حمل سیے چھٹکارا پانیے کیے لیئے اسقاط کرادیا ہو اس پرکوئي محدد سزا پائي جاتی ہیے ؟ اگر جواب اثبات میں ہو تویہ بتائیں کہ اس پر وہ سزا کون لاگو کرمے گا ؟

## يسنديده جواب

الحمد للم.

الحمدللم

بچے کی شکل وصورت بننے کے بعد عمدا اسقاط حمل کروانے پرلازم ہے کہ وہ اس سے توبہ کرے ، کیونکہ اسقاط حمل جائز نہیں بلکہ حرام ہے ، اورحمل جب اورجیسے بھی ہواس کی حفاظت کرنا واجب اورضروری ہے ، اورجنین کی ماں پرحرام ہے کہ وہ جنین کوتکلیف دے یا کسی بھی چیز کے ساتھ اس پرتنگی کرے کیونکہ یہ ایک امانت ہے جسے اللہ تعالی نے اس کے رحم میں رکھا ہے اوراس جنین کا بھی حق ہے ، لھذا اس کا اسقاط اوراس سےبرا سلوک کرنا جائز نہیں ہے ۔

شیخ فوزان حفظہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگرحمل میں روح پڑ چکی ہو اوراس میں حرکت پیدا ہوچکی ہو تواس کے بعد عورت سے اس کا اسقاط کروادیا اوروہ مرگیا تواسے قتل شمار کیا جائے گا کہ اس عورت نے ایک جان کوقتل کیا ہے ، لہذا اس پر کفارہ لازم آئے گا جوایک غلام کی آزادی ہے ، اگر غلام نہ ملے تودوماہ کے مسلسل روزے رکھے گی جوکہ اس کی توبہ ہے ۔

یہ اس وقت جب حمل کوچارماہ گزر چکے ہوں ،کیونکہ اس میں روح ڈالی جاچکی ہے ، اورجب اس کے بعد اسقاط کروائے گی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس پرکفارہ لازم آتا ہے ، لهذا یہ مماملہ بہت عظیم ہے اس میں کوئی سستی اورتساہل سے کام نہیں لینا چاہیے ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

ديكهيں: كتاب: الفتاوى الجامعة للمراة المسلمة ( 3 / 1052 ) ـ



والله اعلم .